انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پر فلم بنانا

توہین رسالت کے مترادف

تحریر: حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

دی میسیج (The Message) نامی فلم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس واقعات پر مشتمل ہے اس فلم کی نمائش ''جیو'' چینل پر ہر سال کی جاتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے 313 بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین بھی بدر کی جنگ میں دکھائے گئے ہیں ان کے ناموں پر اداکاروں نے کردار ادا کئے۔

آج کل ''پیام اسلامی ثقافتی مرکز'' نامی ادارہ نے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے ان فلموں میں حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام، حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام، حضرت ابراہیم علیہ الصوۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام، حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ الصلوۃ والسلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے اسی طرح انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے نام بنائے گئے کرداروں پر مذاق کرنا، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمایا گیا ہے۔ ایسی ہی کئی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں۔

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور قرآن پاک کی فلم بنانے میں علماء کرام کی جو تصریحات اور اقوال ہیں وہ نقل کئے جاتے ہیں اور کتب معتبرہ سے مسئلہ نقل کیا جاتا ہے۔ اس میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مفتی اعظم پاکستان، اور مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کفایت المفتی میں اور مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مسائل اور انکا حل وغیرہ میں جو تصریحات فلم بنانے کے بارے میں کی ہیں وہ نقل کی جاتی ہیں۔

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کا قول آلات جدیدہ میں مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ نے نقل کیا ہے ''فلم کے شرعی احکام بائسکوپ کے پردہ پر خلفاء اسلام کی تصویریں متحرک بولتی گاتی اور ناچتی دکھائی جائیں اور خواتین اسلام کو بائسکوپ کے ذریعہ سے پبلک میں بے پردہ پیش کیا جاتا ہے یہ مطلقاً معصیت (گناہ) ہے اور کسی مسلمان کی تصویر بنانا اور زیادہ معصیت ہے اگرچہ اس تصویر کی طرف کوئی امر مکروہ بھی منسوب نہ کیا گیا ہو تفریح اور تلذذ (لذت) ہی کے لئے ہو کیونکہ محرمات شرعیہ سے تلذذ بالنظر بھی حرام ہے۔''

فلم دیکھانے میں جتنے نقصانات ہیں ان سب سے بڑھ کر شناعت (برائی) میں وہ صورت ہے جس میں مقتدیان دین کی اہانت (توہین) ہو کہ درحقیقت وہ اہانت اسلام کی ہے جس کا تحمل (برداشت) کسی طرح طبعاً اور شرعاً ممکن نہیں اور جب ایسی فلموں کے قبائح معلوم ہوگئے تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ بقدر اپنی قدرت کے گو وہ قدرت حکومت سے استعانت ہی کے بطور پر ہو ان کے انسداد (ختم کرنے) میں کوشش کریں اور تماشہ دیکھنے والوں کو ان قبائح پر مطلع (خبردار) کر کے شرکت سے روکیں ورنہ اندیشہ ہے کہ سب عقاب (عذاب) خداوندی میں گرفتار ہوں گے۔ مشکوۃ شریف کی حدیث ہے کہ **مامن قوم یعمل فیھم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیرون الا یوشک انیعمھم بعقاب** ترجمہ: اگر کسی قوم میں برائی ہوتی ہے قوم اس کے بند کرنے پر قدرت رکھتی ہے لیکن بند نہیں کرتی ضرور بالضرور قریب ہے کہ اسی قوم کو عذاب عام ہو جائے گا۔ یعنی اگر خود نہیں کرتے تھے لیکن کرنے والوں کی نحوست سے وہ بھی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے (مخلص از آلات جدیدہ مولانا محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ صفحہ 148)۔

مولانا یوسف لدھیانوی شہید اسلام نے اپنی کتاب آپ کے مسائل اور ان کا حل میں ''فجر اسلام'' نامی فلم کے بارے میں لکھا ہے کہ ''اس فلم پر علماء کرام نے شدید احتجاج کیا اور اس کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایک سازش قرار دیا (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 385)۔ دوسری جگہ انگریزی زبان میں اسلامی موضوعات پر فلمائی گئی ایک فلم (جس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی مبارک کی آواز بھی مختصر طور پر سنائی گئی ہے) کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ اسلامی فلم نہیں بلکہ اسلام اور اکابر اسلام کا مذاق اڑانے کے مترادف (ہم شکل) ہے اس کا دیکھنا گناہ کبیرہ ہے (آپ کے مسائل اور ان کا حل جلد 7 صفحہ 386)۔ تیسری جگہ (**حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم. ایک یہودی سازش**، جس میں مسجد قبا کی تعمیر حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دکھایا، حضرت حمزہؓ کا کردار بھی ایک عیسائی اداکار نے ادا کیا اور سب سے بری بات یہ ہے کہ اس فلم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ مبارک تک دکھایا یعنی یہ مسجد قبا کی تعمیر ہو رہی ہے اور سایہ اینٹیں اٹھا اٹھا کر دے رہا ہے۔ لوگ اس کو تبلیغی فلم سمجھتے ہیں) کے بارے میں لکھا ہے کہ '' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فلمانا اسلام اور مسلمانوں کا بدترین مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔ علماء امت اس پر شدید احتجاج کر چکے ہیں اور حساس مسلمان اس کو اسلام کے خلاف ایک یہودی سازش تصور کرتے ہیں۔ ایسی فلم کا دیکھنا گناہ ہے اور اسکا بائیکاٹ کرنا فرض ہے (آپ کے مسائل اور انکا حل جلد نمبر 7 صفحہ نمبر

388)۔چوتھی جگہ لکھا ہے کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بنی ہوئی فلم دیکھنا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر مبنی ہے۔اس فلم پر دنیائے اسلام نے غم و غصہ کا اظہار کیا تھا اور اسلامی حکومتوں نے مذمت بھی کی تھی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات مقدسہ کو فلم کا موضوع بنانا نہایت دل ازار توہین ہے دشمنان اسلام نے بارہا ایسی کوششیں کیں لیکن غیور مسلمانوں نے سراپا احتجاج بن کر ان کی سازشوں کو ہمیشہ ناکام بنایا۔یہ نہایت افسوس ناک حرکت ہے حکومت کو خود ہی اسکا نوٹس لینا چاہیے۔اگر حکومت اس طرف توجہ نہ کرے تو مسلمانوں کو خود اسکا سد باب (بند) کرنا چاہیے“(آپ کے مسائل اور انکا حل جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 390)۔پانچویں جگہ لکھا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ٹی وی،وڈیو اور فلموں پر اچھا پروگرام آتا ہے۔اچھے مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس میں کیا حرج ہوگا۔لیکن یہ بالکل غلط ہے۔شریعت مطہرہ میں جاندار کی تصویر حرام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ٹیلی وژن اور وڈیو فلموں میں تصویر ہوتی ہے جس چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حرام اور معلون فرماتے ہیں اسکے جواز کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اگر کوئی ام الخبائث (شراب) کے بارے میں کہے کہ اس کو نیک مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے تو قطعاً لغوبات ہوگی۔ہمارے دور میں ٹی وی اور وڈیو ام الخبائث (برائیوں کا اصل) کا درجہ رکھتے ہیں اور یہ سینکڑوں خبائث (برائیوں کا سرچشمہ) ہیں۔(آپ کے مسائل اور انکا حل جلد نمبر 7 صفحہ 389)

مفتی کفائت اللہ صاحب جو اپنے دور کے مفتی اعظم تھے انہوں نے کفایۃ المفتی میں لکھا ہے ”موٹر کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا تو یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مترادف ہے اور اس میں نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام فرقوں کی جو نبی کے قائل اور سلسلہ نبوت پر ایمان رکھتے ہیں دل آزاری اور اس کو اس فعل سے روکنا ضروری ہے۔“(کفایۃ المفتی جلد نمبر 1 صفحہ 93)۔دوسری جگہ لکھا ہے چلتی پھرتی تصویریں فلموں پر دیکھنا محض لہولعب کے طور پر ہوتا ہے۔تصویر سازی حرام ہے اور تصویر بینی اور تصویر نمائی اعانت علی الحرام ہے اس لئے فلم خواہ حج کے مناظر کی بنائی ہو دیکھنی دکھانی ناجائز ہے۔(کفایۃ المفتی جلد نمبر 9 صفحہ 205)

فلم کی ممانعت کے بارے میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کا متفقہ فتویٰ

استنکار إخراج فيلم محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فلم بنانے کی ممانعت

وقد عرض هذا الموضوع على المجلس التأسيسي لرابطةالعا لم الإ سلامي بمكة المكرمة

فقرر: تحريم إخراج فيلم عن النبي ﷺ ،و تحريم تمثيل الصحابة رضي الله عنهم ، وذلك في المادة السادسة من قراره المتخذ في دورته الثلاثه عشرة المنعقدة خلال المدة من ا شعبان ١٣٩١ إلى ١٢ شعبان ١٣٩١ هـ ، وهذا نص المادة المذكورة : يقرر المجلس التأسيسي بالإ جماع تحريم إخراج فيلم محمد الرسول الله ﷺ ، لما فيه من تمثيله ﷺ بآلة التصوير الكاميرا مشيرة إليه و إلى موضعه و حركاته وسائر شئونه بالتحديد، و تمثيل بعض الصحابة رضي الله عنهم في مواقف عديدة و مشاهد مختلفة و هو محرم بالإجماع.

(مجوعه فتوئ و مقالات متنوعه لابن باز رحمة الله عليه من المجلد الاول ص413)

ترجمہ:مذکورہ عنوان کے متعلق مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی میں بحث ہوئی اور اس مجلس نے فیصلہ دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فلم بنانا حرام ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیل بھی حرام ہے اور یہ قرارداد یکم شعبان ۱۳۹۱ھ سے ۱۳ شعبان ۱۳۹۱ھ کے دوران منعقد ہونے والے تیرہویں اجلاس کے دوران منظور ہوئی جس کا مکمل متن یہ ہے کہ:مجلس تاسیسی اتفاقی طور پر فیصلہ کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فلم بنانا حرام ہے کیونکہ اس فلم میں کیمرے کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمثیل پیش کی جاتی ہے جس سے تمثیلی طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ،حرکات وسکنات اور زندگی کے دیگر افعال کے بارے میں متعینہ طور پر آگاہ کیا جاتا ہے اسی طرح مختلف مقامات اور متفرق مناظر میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تمثیل ہے اور یہ دونوں کام بالاتفاق حرام ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ،مفتی محمد شفیعؒ ،مولانا کفایت اللہؒ،مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تصریحات سے 10 نکات سامنے آتے ہیں جو درج ذیل ہیں

فلموں میں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام

کے واقعات کا دیکھنا اور دکھانا قطعی حرام اور عذاب الٰہی کو دعوت ہے

(1) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور قرآن پاک پر فلم بنانا، چلانا یہ ان حضرات مقدسہ کی توہین اور مسلمانوں کی دل آزاری کی زبردست شرارت ہے۔اس سے کفر کا بڑا خطرہ، گناہِ کبیرہ اور قطعی حرام ہے۔

(2) تمام مسلمان اور اہل کتاب جیسے یہود و نصاریٰ جو انبیاء کرام یعنی موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام،عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والے ہیں سب مل کر فوری حکومت سے احتجاج کے ذریعے اس پر پابندی لگوائیں بلکہ حکومت کے ذمہ داران بھی ایمانی تقاضا کے تحت ان فلموں کو جلد از جلد بند کروایں۔اس سلسلے میں اگر کوئی شخص ان فلموں کے بارے میں باز نہیں آتا تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں پکڑنا چاہیے۔یہ ایمان کا مسئلہ ہے۔اگر کوئی آدمی ہمارے ماں باپ پر فلم بنائے تو ہم اس کو برداشت نہیں کریں گے چہ جائیکہ توہین رسالت،توہین اسلام اور توہین کلام اللہ پر فلمیں بنائی جائیں۔

(3) ٹی وی،وی سی آر،کیبل کا استعمال کرنا اور انٹرنیٹ،موبائل پر فلمیں (جن میں عورتیں اور غیر شرعی پروگرام آتے ہیں) دیکھنا یہ تمام ام الخبائث (برائیوں کی اصل) ہے۔اس کا قصداً دیکھنا حرام اور اس سے لذت لینا اور زیادہ خطرناک ہے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی فلمیں بنانا یا چلانا یا دیکھنا اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔اور اس سے ایمان سلب

(نکلنے) ہونے کا خطرہ ہے۔اور ابدالآ باد جہنم میں جانے کا ڈر ہے۔اللہ تعالیٰ ایمان کے زوال سے سارے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

(4) اگر بعض لوگ ضد میں آ کر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی فلموں کا دیکھنا اور چلانا نہیں چھوڑتے اور حکومت بھی اُس کو بند نہیں کرواتی اور لوگ بھی قدرت رکھنے کے باوجود ان فلموں کو بند نہیں کرواتے تو موت سے پہلے ان پر عذاب آنے کا سخت ڈر ہے۔جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

(5) پہلے بھی کفریہ ممالک نے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فلم بنانے کی شرارت شروع کی تھی جس پر مسلمانوں کے شور مچانے ،احتجاج اور فریاد کرنے سے یہ سلسلہ بند اور ناکام ہوگیا تھا۔لیکن اب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی فلمیں بنانے اور دکھانے میں یہ قوی خطرہ ہے کہ جب ہم مسلمانوں کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی فلمیں بنانے اور دکھانے پر غیرت نہیں آتی تو پھر کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فلم بنانے اور دکھانے کا موقعہ مل جائے گا۔

(6) انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی پر فلمائی گئی اسلامی یا تبلیغی فلمیں جیسے فجر اسلام ،دی میسیج وغیرہ یہ سب اسلام دشمنوں کی شرارت ہے اور مسلمانوں کے مقدس حضرات سے مذاق اور توہین کے مترادف ہے۔اس کے جواز کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔جس نے اس کا رد کیا اور غم وغصے کا اظہار کیا اس نے غیرتِ ایمانی کا ثبوت دیا اور اس قسم کی فلم بنانے والوں پر توہین رسالت کا مقدمہ کرنا چاہیے۔جس ذریعے (تصویروں) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہو اور حرام قرار دیا ہو اس سے دین کا سیکھنا اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کا جاننا نہیں ہوسکتا۔آج تک ایک مسلمان بھی ایسا نہیں کہ جو فلم یا ٹی وی کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ کے طریقہ پر عمل کرنے والا بن گیا ہو۔

(7) مکہ مکرمہ کے دارالافتاء سے بھی متفقہ فیصلہ آ چکا ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر فلم بنانے کو متفقہ طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔(مجموعہ فتاوئی ومقالات متنوعہ لابن باز رحمۃ اللہ علیہ من المجلد الاول صفحہ 413)

(8) آج کل فلم میں جو دکھایا جاتا ہے کہ ایک آدمی اپنے آپ کو یعقوب علیہ السلام یا یوسف علیہ السلام یا ابراہیم علیہ السلام یا موسیٰ علیہ السلام (جو اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں) کے طور پر ظاہر کرتا ہے اور دیکھنے والے اس کو وہی سمجھتے ہیں۔اس میں دو بڑی خطرناک باتیں ہیں۔

(الف) غیر نبی کو نبی سمجھنا یہ کھلم کھلا کفر ہے۔کردار ادا کرنے والے کے لئے بھی اور دیکھنے والے کے لئے بھی۔

(ب) کوئی کافر نجس ناپاک آدمی اپنے آپ کو اولوالعزم نبی کہلواتا دیکھایا جاتا ہو تو دیکھنے والے کے ذہن میں وہی منحوس شکل بیٹھ جاتی ہے۔موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام، یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے نام سننے سے وہی خبیث آدمی کی شکل ذہن میں آئے گی۔یہ کتنی حسرت کی بات ہے کہ مقدس حضرات علیہم الصلوۃ والسلام جو خوبصورت اور خوب سیرت حضرات ہیں ان کو اُس منحوس شکل سے دکھانا یا دیکھنا یہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اور مقدس حضرات کی توہین اور اسلام کا مذاق اڑانا اور مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اگر اس پر بھی ہم مسلمانوں کی ایمانی غیرت جوش میں نہیں آتی تو پھر کب آئے گی؟

(9) سب مسلمانان مل کر حکومت کے عہدہ داروں کو جو اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں، ساتھ شامل کر کے ہر شہر میں زبردست احتجاج کریں کہ ان فلموں کو فوری طور پر بند کر دیا جائے اور جو کیسٹیں جس کے پاس ہوں خود باہر نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینک دیں اور موبائیلوں اور کمپیوٹر وغیرہ سے بھی ان فلموں کو فوراً ختم کر دیں یہ غیرت ایمانی کی دلیل ہے۔مستقبل کے لئے اگر کوئی شخص ایسا ہو جو ان فلموں کو ضد کر کے چلائے تو اس کو توہین رسالت کے مقدمہ میں گرفتار کرنا چاہیے۔اور اسی احتجاج میں عوام الناس کو اطلاع دینی چاہیئے کہ جس نے فلم چلائی یا دکھائی وغیرہ وغیرہ سب اخلاص کے ساتھ توبہ کریں۔سارے مسلمان کوشش کریں کہ ام الخبائث (برائیوں کی اصل) ٹی وی، وی سی آر، کیبل تصویر والے موبائل وغیرہ گھروں سے نکال دیں۔انھیں سے ساری برائیاں، خرابیاں اور معاشرہ کا بگاڑ نا وجود میں آتا ہے۔خصوصاً انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے فلموں کو فوراً ختم کریں۔ان فلموں کے ساتھ ایمان بچنا مشکل ہے۔

(10) لوگوں کو ایمان سے نکالنے کا بڑا حملہ:- انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام پر جتنی فلمیں بھی بنیں ہیں یہ کسی مسلمان علماء نے نہیں بنائیں بلکہ یہ کفریہ ممالک کی شرارت سے کسی کافر آدمی کو مقرر کر کے بنائی گئی ہیں کیوں کہ مسلمان یہ جراءت نہیں کر سکتا اور نہ ہی وہ یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں وہ موسیٰ ہوں جو نبی تھے ایسا کرنے سے وہ کافر بن جاتا ہے۔اور ہماری اطلاع کے مطابق ان فلموں میں سادہ لوح مسلمانوں کا ایمان خراب کرنے کے لئے قرآنی واقعات غلط طریقے سے دکھائے جاتے ہیں۔یہ تو ایسا ہی ہے جیسے تم دین کا کوئی مسئلہ کسی کافر سے پوچھو۔

تحریر: حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی لورالائی والے

0302-3807299 0333-3807299

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانوں کی خدمت میں ایک فکر انگیز پیغام

حضرت مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد: اللہ رب ذوالجلال کا بہت بڑا احسان اور فضل وکرم ہے کہ اس پرفتن دور میں اپنے دین مبین کی حفاظت کا ذمہ خود لے رکھا ہے جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون" اور عالم اسباب میں اسکی حفاظت کا یوں انتظام فرمایا کہ اہل حق کی ایک جماعت کو چن لیا ہے جو دین مبین کے تمام شعبوں کی حفاظت کرتی رہیگی اور امت مسلمہ کے ایمان کا تحفظ کرتی رہیگی ۔اور مسلمان کے پاس سب سے بڑی دولت، وہ ایمان کی دولت ہے (دولت وہ ہے جو قبر میں ساتھ چلی جائے اور قبر میں ساتھ جانے والی دولت ایمان کی دولت ہے) کلمہ کی دولت، نیکی کی دولت، اور خدا خوفی اور رب کو خوش کرنے کی دولت ہے ۔کوٹھی، بنگلہ، زمین، جائیداد، کاروبار یہ دولت نہیں بلکہ ضرورت ہیں (آنکھوں کا دھوکہ ہیں) کوئی رہائش کہ ضرورت اور کوئی معاش کی ضرورت کوئی کھانے پینے کی ضرورت ۔بندہ ایک مرتبہ سعودی عرب کے شہر ریاض میں ایک قبرستان کے قریب سے گزر رہا تھا، مجھے گاڑی چلانے والے بھائی کہنے لگے سعودی عرب کے بادشاہ شاہ فہد اس قبرستان میں دفن ہیں ۔میں حیران ہوا ملک کے بادشاہ ہیں قبر میں گئے ہیں تو کون سا شاہی محل ساتھ لے کر گئے ہیں ۔اگر گئے ہیں تو اپنا ایمان ساتھ لیکر گئے ہیں، اللہ پاک کو خوش کرنے والے نیک اعمال وہ ساتھ لیکر گئے ہیں، حاجیوں کی جو خدمت کی وہ ساتھ لیکر گئے ہیں ۔الغرض مسلمان کے پاس سب سے بڑی دولت وہ ایمان کی دولت ہے ۔ایمان نام ہے اللہ پاک کی واحدانیت کا اقرار ہو کہ اللہ پاک وحدہ لاشریک ہیں وہ ہمارے خالق ہیں، وہ ہمارے رازق ہیں ۔رضا بر قضا یعنی اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر راضی رہیں کہ یا اللہ جس حال میں تو رکھے میں خوش ہوں زبان پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو ۔میرے حضرت فرمان لگے کہ مومن کا کوئی حال نفع سے خالی نہیں اگر طبیعت کے موافق حال ہے تو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کریں اور شکر کے راستے سے جنت میں جائیں اور اگر طبیعت کے خلاف حال ہے تو صبر کریں اور صبر کے راستے سے جنت میں جائیں، صبر اور شکر دونوں جنت کے راستے ہیں ۔

میرے حضرت اقدس سے ایک صاحب پوچھنے لگے کہ حضرت میں دعا کرتا ہوں پریشانی دور نہیں ہوتی ۔حضرت اقدس فرمانے لگے جتنی پریشانی لمبی ہوگی پریشانی کے دور ہونے کے بعد جو راحت ملے گی اسکی قدر بھی زیادہ ہوگی پوری زندگی حالات میں گزر جائے پریشانیوں میں گزر جائے (اللہ تعالیٰ سب کو عافیت نصیب فرمائے) لیکن صبر کا دامن نہ چھوٹنے پائے رب کا دروازہ نہ چھوٹنے پائے اللہ تعالیٰ آخرت کا معاملہ نیک کردے جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کا ایک جھونکا آئیگا دنیا کے ہر غم کو بھلا کر رکھ دے گا ۔اور ایمانیات میں سے ایک اہم عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپکی ختم نبوت پر کامل یقین ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری برگزیدہ پیغمبر ہیں ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی پیاری ہستی نہ پہلے آئی ہے نہ قیامت کی صبح تک آئے گی ۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کریگا وہ کذاب دجال ہو سکتا ہے نبی قطعاً نہیں ہوسکتا ۔اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء کرام علیہ السلام کی جتنی مقرب ہستیاں گزری ہیں ان کی پوری پوری عظمت اور ان کا پورا پورا ادب واحترام دل میں موجود ہو کیونکہ کسی بھی نبی اور پیغمبر کی ادنیٰ سی توہین کرنے سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو جاتا ہے ۔

بندہ کو کچھ ساتھیوں نے اطلاع دی کہ ٹیلی ویژن اور انٹرنیٹ پر بعض انبیاء علیہم السلام پر فلمیں دکھائی جارہی ہیں ۔یہ خدا کے غضب کو دعوت دینا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ فلم کا لفظ کوئی اچھا لفظ ہے؟ فلم کا لفظ چور، ڈاکو، اوباش قسم کے لوگوں کے کردار پر بولا جاتا ہے ۔کیا یہ لفظ انبیاء علیہم السلام کی مبارک زندگی کے احوال وواقعات اور طرز زندگی پر بولا جاسکتا ہے؟ قطعاً نہیں بولا جاسکتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی زندگیوں کا ایک لمحہ سراپا خیر ہی خیر ہے اور حقیقی رشد وہدایت سے بھرا ہوا ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی پیاری زندگیوں پر فلم کا لفظ بولنا یہ تو ان کی زندگیوں کے حالات کو ایک فرضی قصے کہانی میں تبدیل کرنا ہے ۔بندہ بیانات میں عرض کرتا رہتا ہے لاکھوں کروڑوں غوث وقطب و ابدال اور ولی اکھٹے ہو جائیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوتی کی خاک کو نہیں پہنچ سکتے چہ جائیکہ یہ کفار اور فساق فجار کسی پیغمبر کا کردار ادا کریں اور انکی مبارک زندگیوں کا نمونہ پیش کریں جن کے دلوں میں نہ ایمان ہے نہ کوئی عمل کا جذبہ اور شوق ہے ۔اور مختلف مکاتب فکر کا فتویٰ آچکا ہے کہ فلم میں کسی بھی پیغمبر کا کردار ادا کرنا، یہ پیغمبروں کی توہین کرنا اور در پردہ نبوت کا دعویٰ کرنا ہے اور کسی بھی پیغمبر کی توہین کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اور فلم میں کسی صحابی کا کردار ادا کرنا اس سے آدمی فاسق اور سخت گناہگار ہو جاتا ہے ۔ویسے تو ہر قسم کی فلموں کا دیکھنا گناہ ہے (اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے) لیکن انبیاء علیہ السلام کی فلموں کا دیکھنا یہ ایمان کو سخت خطرہ میں ڈال سکتا ہے ۔اس لئے اگر کسی نے اس قسم کی فلم دیکھی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے فوراً توبہ واستغفار کرے اور معافی مانگے اور اگر شادی شدہ ہے تو احتیاطاً نکاح کی تجدید کرے اور آئندہ اس قسم کی فلموں کے دیکھنے سے سخت اجتناب کرے ۔

آخر میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ایک مسلمان کی جان مال عزت آبرو اور آخرت کی سب سے بڑی متاع ایمان کی حفاظت فرمائے ۔آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیاء علیہم السلام پر بننے والی فلمیں کفر اور ارتداد ہیں

حضرت مولانا مفتی مظہر اللہ سیالوی صاحب مدظلہ العالی سیال شریف

یہ امر مسلم ہے کہ مقام نبوت ایک بحر بے پایاں ہے اور جو آدمی اس کی گستاخی کرتا ہے وہ مرتد وکافر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے ایمان والو! تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو۔ تو اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو راعنا کہنے سے منع فرمادیا کیونکہ اس میں گستاخی کا شبہ تھا اور جہاں کہیں گستاخی کا شبہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے گستاخی کے شبہ سے بھی منع فرمادیا۔ جو عین گستاخی ہے اس سے تو بطریق اولیٰ منع کیا جائیگا بلکہ فقہا کرام نے کدو شریف کی گستاخی کرنے والوں کو کافر کہا ہے کیونکہ کدو شریف (سبزی) ہے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ غذا تھی جب ایک پسندیدہ غذا کی شان یہ ہے کہ اس کی گستاخی کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے تو جو انبیاء علیہم السلام کی صریح گستاخیاں کرتا ہے وہ بطریق اولیٰ کافر و مرتد ہے ان فلموں میں شروع سے لے کر آخر تک کفریات ہی کفریات ہیں ان میں سے چیدہ چیدہ چیزوں کو ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ غیر نبی کو نبی کہنا

۲۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا

۳۔ مقام نبوت کو لہو ولعب کے طور پر استعمال کرنا

۴۔ نبی کی صورت بنانا

۵۔ نبی کو ایسے بدصورت انداز میں پیش کرنا جیسا کہ ہمارے معاشرے کے قصاب اور فلمی ایکٹر ہیں۔ حالانکہ کوئی نبی بھی بدصورت نہیں ہوتا

۶۔ فرشتوں کی شکلیں بنانا

۷۔ عالم برزخ کے پوشیدہ حجابوں کو جھوٹے طریقے سے ظاہر کرنا

۸۔ فرشتے کا کوئی ایسا آلہ مخصوصہ لے کر چلنا جو روح نکالنے میں مدد دیتا ہو۔ حالانکہ قوت ملکوتیہ کسی آلے کی محتاج نہیں اور یہ چیز نص قطعی کے خلاف ہے بلکہ قوت ملکوتیہ ایسی ہے اگر ایک آواز بھی لگائے تو بستیوں کی بستیاں برباد ہو جاتی ہیں۔

یہ سب چیزیں کفر اور ارتداد ہیں جو آدمی ان کو شائع کرتا ہے یا ان کا معاون کسی واسطہ سے بنتا ہے وہ کافر و مرتد ہے ایسے شخص پر توبہ تجدید ایمان تجدید نکاح ضروری ہے اولین حق حکومت کا ہے کہ ایسی فلمیں شائع کرنے والوں کے خلاف کاروائی کرے دوسرا حق علماء ومشائخ کا ہے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں اور عوام الناس کو شعور دلائیں کہ ایسی فلمیں دیکھنے سے کلی اجتناب کریں۔

مرکز سراجیہ ٹرسٹ
گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 042 35877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علماء کرام اور عوام الناس کا مذہبی اور اخلاقی فریضہ

مولانا محمد ابوبکر نقشبندی مدظلہ العالی

حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ کریم نے تمام مخلوق میں بلند تر مقام عطا فرمایا ہے ان کی مقدس زوات مخلوق میں بے مثال ہوتی ہیں، لہذا ان مقدس نفوس کے بے مثال و پاکیزہ کردار کو فلموں کے ذریعے بطور کھیل پیش کرنا سخت گناہ کبیر ہے اور تعظیم و توقیر کے خلاف ہونیکی وجہ سے کفر ہے پھر فلم میں ایک غیر نبی کو نبی پکارا جاتا ہے اور جس کو نبی پکارا جاتا ہے وہ بھی اپنے آپ کو نبی ظاہر کرتا ہے یہ نبی کی توہین ہے اور نبی کی ادنیٰ توہین بھی کفر ہے۔ لہٰذا ایسی فلمیں دیکھنا یا دکھانا حرام حرام حرام ہیں۔ ایسی فلمیں بنانے والے اور ان فلموں کی تیاری میں کسی بھی قسم کا تعاون کرنے والے نبی کی توہین کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر تجدید ایمان وتجدید نکاح وآئندہ اصلاح احوال کر کے سچی توبہ کرلیں تو فبہا ورنہ حکومت اسلامیہ کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو شرعی سزا دے تاکہ دوسروں کے لیے عبرت ہو اور ان فلموں پر پابندی لگائی جائے نیز صحابہ کرام علیہم الرضوان انبیاء علیہم السلام کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں کیونکہ براہ راست سینہ نبوت سے فیض یافتہ ہیں غیر صحابی کو صحابی سے کیا نسبت چہ جائیکہ فلم میں ایک غیر صحابی صحابی بن کر صحابی کا کردار ادا کرنے کی جسارت کرے یہ صحابہ کرام کی توہین ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا اکرموا اصحابی فانهم خیارکم (الحدیث) میرے صحابہ کا اکرام کرو کہ وہ تم میں سے بہترین ہیں۔ غیر صحابی کا صحابی بن بیٹھنا اور صحابی کا کردار ادا کرنا صحابی کے احترام کے خلاف ہے اور بلخصوص کردار ادا کرنے والے (اداکار) کافر ہوں تو بدرجہ اولی توہین ہے ایسا کرنے والے مسلمان ہوں تو گمراہ اور فاسق ہیں ان کے لیے توبہ واستغفار واصلاح احوال ضروری ہے۔ الغرض علماء کرام کا بالخصوص اور عوام الناس کا بالعموم یہ مذہبی اور اخلاقی فریضہ ہے کہ اپنے اپنے دائرہ کار کے مطابق ان گستاخی پر مبنی فلموں کی خرابیوں سے آگاہ ہوں اور دوسروں کو آگاہ کر کے اس برائی کو روکنے میں حکومت سے پرزور مطالبہ کر کے کردار ادا کریں اور اس سلسلہ میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انبیاء علیہم السلام پر بننے والی فلموں کی تشہیر و ترویج کرنے والے سب مجرم

حضرت مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

عقائد اسلامیہ میں سے نبوت ورسالت پر ایمان ایک بنیادی حقیقت ہے اور ایک مسلمان کے ایمان وایقان کا جزولاینفک ہے۔انبیاء ورسل علیہم الصلاۃ والتسلیم کی ذوات مقدسہ عزت وتکریم اور عفت و پاکدامی کی اپنی مثال آپ تھیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم کے مقدس اوراق میں ان کی عزت وتوقیر،تعظیم وتجیل کا حکم فرمایا ہے اوران کی ذوات مطہرۃ کے ساتھ استہزاء وتمسخر،تکذیب وتضلیل،تفسیق وتجھیل کو کفار ومشرکین کا وطیرہ قرار دیا ہے لیکن دشمنان دین ان ستودہ صفات اور بلند پایہ ہستیوں کی شان میں ہرزہ سرائی کرتے رہتے ہیں اور بعض ٹی وی اینکرز،دانشواران سوء،نام نہاد متفکرین ومتجددین الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے سادہ لوح عوام کو گمراہ کرتے رہتے ہیں۔

ان کی انہیں گمراہیوں میں سے انبیاء ورسل علیہم السلام کے حوالے سے فلمیں جاری کرنا ہے۔ان کی ان فلموں میں شرعی طور پر بہت سی قباحتیں پائی جاتی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

(1) ان فلموں میں فساق وفجار ایکٹرز کو انبیاء ورسل علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے رُوپ میں دکھایا جاتا ہے جو کہ صریحاً ایک غیر نبی کو نبی اور غیر صحابی کو صحابی ظاہر کرنا ہے اور یہ عقیدہ نبوت ورسالت اور عظمت صحابہ پر ڈاکہ ہے۔جس کی اسلام قطعاً اجازت نہیں دیتا۔کسی ایکٹر کو پیغمبر کے رُوپ مین ظاہر کرنے سے اہانت رسول ہوتی ہے،قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔''**ایما رجل مسلم سب رسول الله صلى الله عليه وسلم او كذبه اوعابه او تنقصه فقد كفر بالله وبانت منه زوجته، فان تاب وإلا قتل**''

(کتاب الخراج 182ط،دارالمعرفۃ بیروت لبنان سنہ 1979ء)

جس بھی مسلمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا آپ کی تکذیب کی یا آپ کی ذات کو عیب دار کیا یا آپ کی تنقیص کی تو اُس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس سے اس کی بیوی جدا ہوگئی اگر وہ توبہ کرلے تو فبہا ورنہ قتل کردیا جائے۔

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد القرطبی فرماتے ہیں:

''**اكثر العلماء على ان من سب النبى صلى الله عليه وسلم من أهل الذمه او عرض او استخف بقدره او وصفه بغير الوجه الذى كفربه فانه يقتل۔**''(الجامع لاحکام القرآن 54/8 للقرطبی)

اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ اہل ذمہ میں سے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دی یا تعریض کی یا آپ کی قدر ہلکی جانے یا اپنے کفر کے علاوہ کسی اور چیز سے آپ کو موصوف کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ان آئمہ دین کی تصریحات سے واضح ہوجاتا ہے کہ پیغمبر کی قدر کو ہلکا جاننا،استخفاف کرنا،اشارے کنائے یا تعریض میں توہین کرے یا ان کی ستودہ صفات میں کوئی نقص ظاہر کرے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور اس کا قتل واجب ہوجاتا ہے۔

فلمی ایکٹر جب اپنے آپ کو پیغمبر کے رُوپ میں ظاہر کرتا ہے اور اپنا چہرہ فرنچ کٹ کی صورت میں اپناتا ہے اور فلمی ڈائیلاگ الاپتا ہے تو یہ پیغمبرانہ قدر وقیمت کے منافی امور ہیں کسی بھی پیغمبر نے اپنی داڑھی نہیں کٹوائی،نہ ہی فرنچ کٹ بنوائے اور نہ ہی ایکٹرانہ زندگی بسر کی۔اس لئے نبی اور رسول کو ان حالات میں ظاہر کرنا صریح کفر ہے۔

یہ ایک لحاظ سے غیر نبی کا دعویٰ نبوت بھی ہے جو کہ بدیہی البطلان ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی اپنی نبوت ورسالت لے کر دنیا میں مبعوث ہونے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا دروازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بند کر دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

"ما کان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رّسول اللہ وخاتم النبیین ط وکان اللہ بکل شی ء علیما" (احزاب:40)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

امام ابن کثیر فرماتے ہیں۔ **"فھذہ الآیۃ نص علی انہ لا نبی بعدہ واذا کان لا نبی بعدہ فلا رسول بعدہ بطریق الاولیٰ والاخری لان مقام الرسالۃ اخص من مقام النبوۃ فان کل رسول نبی ولا ینعکس"** (تفسیر ابن کثیر 158/5 ط، دار الکتاب العربی بیروت تحقیق عبدالرزاق المھدی) یہ آیت کریمہ اس بات پر عرض ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور جب آپ کے بعد کوئی نبی نہیں تو آپ کے بعد بالاولیٰ والاولیٰ کوئی رسول بھی نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ مقامِ رسالت، مقامِ نبوت سے زیادہ خاص ہے۔ اس لئے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے لیکن ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔ اور مسئلہ ختم نبوت پر بے شمار احادیث صحیحہ صریحہ موجود ہیں جو آپ تفسیر ابن کثیر کے مذکورہ مقام پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا کسی شخص کو نبوت ورسالت کے روپ میں فلمانہ کفرِ صریح ہے اور ایسا ایکٹر اسلام کا مدعی ہے تو کافر مرتد ہو چکا ہے۔ اس پر توبہ لازم ہے، ورنہ واجب القتل ہے۔

(2) اس کے ساتھ پھر ایکٹر کو صحابی رسول ظاہر کرنا بھی جھوٹ اور کذب ہے، کوئی غیر صحابی، صحابی رسول کے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتا۔ کتب عقائد میں باقاعدہ عظمت صحابہ اور خلفائے راشدین پر ایمان لانے کا تذکرہ موجود ہے۔ اہانت صحابہ بھی کفر ہے جیسا کہ سورۃ الفتح پارہ 26 کی آیت نمبر 29 **لیغیظ بھم الکفار** کی نص قرآنی سے واضح ہے۔

(3) ان فلموں میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کو عامیانہ لہجہ میں خطاب کرنا بھی کفر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **یاایھا الذین امنو لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون.** (الحجرات:2)

اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور نبی کے لئے اپنی آواز کو بات کرنے میں اونچا نہ کرو جیسے بعض تمہارے بعض کے لئے آواز اونچی کرتے ہیں، ایسا کرنے سے تمہارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور تم شعور نہیں رکھتے۔ دوسری جگہ فرمایا **"لاتجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا"**

رسول کے بلانے کو اپنے درمیان اس طرح نہ بنالو جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ (النور:63)

لہٰذا رسول کو عامیانہ لہجے میں بلانا بھی کفر ہے۔

(4) اسی طرح ان فلموں میں کفار کی وکالت کرتے ہوئے جو ایکٹنگ کی جاتی ہے اس میں انبیاء ورسل علیہم السلام پر ان کی دشنام طرازی دکھائی جاتی ہے اور ایک اسلام کا نام لیوا کافر کا کردار ادا کر کے ڈبل گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایک تو اپنے آپ کو کافر ظاہر کرتا ہے اور دوسرا انبیاء ورسل علیہم السلام کو مجنون، پاگل، دیوانہ، ساحر وغیرہ کہہ کر کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

اس کردار میں کفریہ اقوال واعمال اختیار کرنا اور انبیاء ورسل کی تذلیل وتوہین کرنا پایا جاتا ہے اور اس طرح ایکٹر دوہرے کفر کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

(5) اسی طرح جاندار اشیاء کی تصاویر کی حرمت کا پہلو بھی ان فلموں میں نمایاں ہے۔ جاندار اشیاء کی تصاویر بلاضرورت شرعی بنانا حرام ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ مرفوعہ دال ہیں۔

(6) یہ فلم سازی کی مہم کفار کا شیوہ ہے اور فلمی ایکٹر یہود و نصاریٰ، ہنداور دیگر کفار کے نقش قدم پر چل کر ان کی مشابہت کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "من شبہ بقوم فھوم منھم" جو کسی قوم کی نقالی کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے۔ (مسند احمد (5114، 5115) سنن ابی داؤد (4:31))

(7) ان فلموں میں اس طرح اختلاط مرد و زن اور عریانی و فحاشی کا سیلاب بھی ہوتا ہے جو کہ اسلام میں حرام ہے۔ غیر محرم مرد اور عورت کا اکٹھے ہونا شیطنت ہے اور فلمی ایکٹر ان برائیوں کو برائی نہیں سمجھتے بلکہ اپنی پسند کی ایکٹرس کا انتخاب کرتے ہیں اور فلمی انڈسٹری میں کام کرتے ہیں، ایسے فحش کردار کے حامل افراد کو پاکباز ہستیوں کی شکل میں دکھانا، تلبیس دھوکہ اور جھوٹ کا کھلا مظاہرہ ہے۔

(8) اسی طرح ان بعض فلموں میں ولایت کو نبوت سے اونچا دکھایا گیا ہے جو کہ اہل اسلام کے عقائد کے سراسر منافی ہے۔ یہ ایک باطنی گمراہ فرقے کی وکالت ہے۔ ولایت کا رتبہ اور مقام نبوت سے کسی صورت بھی بالا نہیں ہے۔ لہٰذا یہ فلمیں گمراہ کن عقائد کی تشہیر کا باعث بھی ہیں اور گمراہ کن عقائد کی تشہیر و ترویج حرام ہے۔ انسانوں کی گمراہی کا باعث ہے۔

(9) اگر بالفرض ان فلموں سے بعض فوائد حاصل ہوتے بھی ہوں لیکن ان کے مفاسد کثیر ہیں اور اسلامی قانون کے مطابق درء المفاسد اولیٰ من جلب المنافع، مفاسد اور فتن کا ازالہ، مصالح اور منافع کے حصول سے زیادہ اولیٰ ہیں۔

(10) اسی طرح ان فلموں کے مفاسد میں گانا بجانا اور میوزک کی دھن پر مست ہونا بھی ہے حالانکہ اسلام میں گانا بجانے کے آلات بنانا اور اُن کی خریداری حرام ہے جیسا کہ سورۃ لقمان کی آیت نمبر 6 کی تفسیر "لہو الحدیث" کو گانے بجانے کے آلات سے تعبیر کیا گیا ہے اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہی تفسیر مروی ہے جیسا کہ تفسیر طبری وغیرہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

(11) یہ فلمیں بنانا اور ان کی تشہیر کرنا گناہ کی اشاعت ہے اور گناہ پر تعاون حرام ہے جیسا کہ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان کی نص قطعی سے ظاہر ہے۔

لہٰذا یہ فلمیں بنانے والے، ان کے ساتھ خریداری اور بنانے میں تعاون کرنے والے اور ان کی تشہیر و ترویج کرنے والے سب مجرم ہیں اور حکومت وقت ان کو شرعی حدود لگا کر اس جرم کی سزا دے ورنہ عنداللہ حکومت بھی ان کے ساتھ مجرم ہوگی۔

مرکز سراجیہ ٹرسٹ
گلی نمبر 4، اکرم پارک غالب مارکیٹ گلبرگ III لاہور فون: 042 35877456
www.endofprophethood.com markazsirajia@hotmail.com